فراق گورکھ پوری

(1896ء تا 1982ء)

سر میں سودا بھی نہیں دل میں تمنا بھی نہیں

تدریسی مقاصد

www.office.com.pk

- طلبہ کو فراق گورکھ پوری کی شاعری کی خوبیوں سے آگاہ کرنا۔
- اردو غزل کے اوصاف کے بارے میں طلبہ کو بتانا۔
- طلبہ کو غزل کے اجزا سے روشناس کروانا۔
- طلبہ کو فراق گورکھ پوری کے حالاتِ زندگی سے واقفیت کروانا۔

شاعر کے حالاتِ زندگی

فراق گورکھ پوری کا اصل نام رگھوپتی سہائے تھا لیکن وہ ادبی دُنیا میں فراق گورکھ پوری کے نام سے پہچانے جاتے ہیں۔ ان کے والد کا نام گورکھ پرشاد تھا۔ وہ بھی ایک باکمال شاعر تھے۔ ان کا تخلص عبرت تھا۔ شاعری کا ذوق فراق کو ورثے میں ملا تھا۔ ابتدائی تعلیم ضلع گورکھ پور سے حاصل کی۔ تعلیم کے دوران میں ہی صرف اٹھارہ سال کی عمر میں ان کی شادی کشوری دیوی سے ہوگئی۔ شادی کے ایک سال بعد یعنی 1915ء میں فراق گورکھ پوری نے میور سینٹر کالج الٰہ آباد سے ایف۔اے کا امتحان اول پوزیشن میں پاس کیا۔ تین سال بعد انھوں نے بی۔اے کا امتحان الٰہ آباد یونیورسٹی سے پاس کیا۔ ایک سال بعد ان کی تعیناتی بطور ڈپٹی کلکٹر ہوئی۔ پڑھنے لکھنے کا شوق بہت زیادہ تھا۔ دس سال بعد 1930ء میں انھوں نے پرائیویٹ طور امیدوار کے طور پر آگرا یونیورسٹی سے ایم۔اے انگریزی کا امتحان دیا اور اول پوزیشن حاصل کی۔ اسی سال وہ الٰہ آباد یونیورسٹی کے انگریزی شعبے میں لیکچرار تعینات ہوگئے۔

http://www.office.com.pk

فراق گورکھ پوری نے اُردو ادب میں نمایاں خدمات سرانجام دیں۔ تنقید میں رومانوی تنقید کی ابتدا فراق گورکھ پوری سے ہوئی۔ ان کی ادبی خدمات کے صلے میں انھیں بہت سے ایوارڈز سے بھی نوازا گیا۔

تصانیف: فراق گورکھ پوری کی تصانیف میں ''روحِ کائنات''، ''اندازے'' اور ''شعلہ ساز'' شامل ہیں۔

وفات: فراق گورکھ پوری 3 مارچ 1982ء کو وفات پا گیا۔ ان کے اپنے عقیدے کے مطابق ان کے بھانجے پروفیسر ابھے مان سنگھ نے ان کی چتا کو آگ لگائی۔

مشکل الفاظ کے معانی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
سودا	جنوں، عشق	تمنا	آرزو، خواہش
ترکِ محبت	محبت کو چھوڑ دینا، محبت سے منھ موڑنا	بھروسا	اعتماد، یقین
مدت	عرصہ	ہنگامے	جھگڑے
دیوانۂ عشق	عشق کا سودائی	ٹھکانا	منزل
غفلت	لاپروائی	سَوا	زیادہ
خاطرِ بیمارِ شکیبا	صبر سے دکھ جھیلنے والے کے لیے تسلی	فصلِ خزاں	پت جھڑ کا زمانہ
حسن	خوب صورتی	چمن آرا	باغ کو سجانے والا، مالی، باغبان
وحشی	بدتہذیب	کُنجِ زنداں	قید خانے کا کونا
وسعت	پھیلاؤ	صحرا	ریگستان

http://www.office.com.pk

اشعار کی تشریح

شعر نمبر:1 سر میں سودا بھی نہیں ، دل میں تمنا بھی نہیں
لیکن اس ترکِ محبت کا بھروسا بھی نہیں

حل لغت

سودا: عشق، جنوں۔ تمنا: آرزو، خیال۔ ترک کرنا: چھوڑ دینا، منھ موڑ لینا۔ بھروسا: اعتبار، یقین

مفہوم: ذہن میں کوئی جنون بھی نہیں اور دل میں کوئی آرزو بھی نہیں لیکن اس محبت کو چھوڑ دینے کا کوئی اعتبار بھی نہیں ہے۔

تشریح: فراق گورکھ پوری نے یہ غزل متضاد کیفیات میں لکھی ہے۔ وہ خود ہی ایک بات کرتے ہیں اور بعد میں خود ہی اس بات کی نفی کر دیتے ہیں۔ فراق کہتے ہیں کہ اب میرے سر میں عشق کا جنون نہیں رہا۔ میں نے اپنے محبوب کی یاد کو اپنے ذہن سے نکال دیا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ اپنے دل کو بھی اپنے محبوب کی یاد سے خالی کر لیا ہے۔ اب میرے دل میں اس کے لیے کوئی جگہ نہیں ہے۔ مجھے اب اپنے محبوب سے ملنے کی کوئی تمنا نہیں ہے۔ میں نے اپنے آپ کو اس کی یاد سے آزاد کر لیا ہے، لیکن میری اس بات پر اعتماد اور بھروسا نہیں کیا جا سکتا کہ میں واقعی ایسا ہو گیا ہوں۔ ہو سکتا ہے کہ کل میں پھر اس کی یاد میں بے چین ہو جاؤں۔ اصل میں فراق کے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ انسان دنیا کی رنگینوں میں کھو کر اپنے رب کو بھول جاتا ہے۔ جب اس کی امنگوں پر بہار ہوتی ہے۔ جب وہ جوان ہوتا ہے تو جوشِ جوانی میں سب کچھ بھول جاتا ہے۔ یہاں تک کہ بعض اوقات وہ خدا کو بھی بھول جاتا ہے مگر ایک نہ ایک دن اسے اس بات کی سمجھ آ جاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی سب کچھ ہے تو وہ دوبارہ

http://www.office.com.pk

اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کر لیتا ہے۔

میں تجھے بھول گیا ہائے تیری سادہ دلی
کوئی طائر بھی بھلا بھولا ہے نشیمن اپنا

شعر نمبر 2: **ایک مدت سے تری یاد بھی آئی نہ ہمیں**
اور ہم بھول گئے ہوں تجھے، ایسا بھی نہیں

حل لغت

مدت: عرصہ۔ یاد آنا: دل میں خیال آنا۔ بھول جانا: خیال میں نہ رہنا

مفہوم: ایک عرصے سے ہمیں تیری یاد بھی نہیں آئی اور ایسا بھی نہیں ہے کہ ہم تمھیں بھول گئے ہوں۔

تشریح: یہ شعر اپنے اندر حقیقی معنی سموئے ہوئے ہے۔ شاعر کہتا ہے کہ بہت عرصے سے ہمیں اللہ تعالیٰ کی یاد نہیں آئی یعنی ہم نے اس کے بتائے ہوئے احکامات پر عمل نہیں کیا۔ اپنے ہی کاموں میں لگے رہے اور عبادت سے دور رہے۔ کاروبارِ جہاں ہی سنوارتے رہے اور آہستہ آہستہ اللہ تعالیٰ سے دور ہوتے گئے مگر اس کا یہ مطلب نہیں کہ ہم اللہ تعالیٰ کو بالکل ہی بھول چکے ہیں۔ ہمیں جب بھی کوئی مشکل درپیش ہوتی ہے ہم اسی کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ بقول شاعر

نہیں آتی تو یاد ان کی مہینوں تک نہیں آتی
مگر جب یاد آتے ہیں تو اکثر یاد آتے ہیں

شعر نمبر 3: **یوں تو ہنگامے اٹھاتے نہیں دیوانۂ عشق**
مگر اے دوست، ایسوں کا کچھ ٹھکانا بھی نہیں

حل لغت

ہنگامہ اٹھانا: جھگڑا شروع کرنا۔ دیوانۂ عشق: عشق میں پاگل ہو جانے والا۔

ٹھکانا: منزل، اعتبار، بھروسا

مفہوم: ویسے تو عشق کے دیوانے لوگ جھگڑا نہیں کرتے مگر ایسے لوگوں کا کچھ بھروسا بھی نہیں۔

تشریح: شاعر کہتا ہے کہ جو لوگ کسی کے عشق میں مجنوں ہو جاتے ہیں وہ اپنے حال میں مست ہو جاتے ہیں۔ انھیں دنیا داری کی کوئی پروا نہیں ہوتی۔ وہ دنیا داری کے کسی کام میں حصّہ نہیں لیتے۔ وہ بھول جاتے ہیں کہ ان کے علاوہ کوئی دنیا میں دوسرا بھی ہے لیکن ایسے لوگوں کا کچھ اعتماد بھی نہیں ہوتا کہ وہ کب ہنگامے پر آمادہ ہو جائیں اور ان کی خاموشی کسی طوفان کا پیش خیمہ بن جائے۔ ایسا عام طور پر اس وقت ہوتا ہے جب انھیں اپنے عشق میں ناکامی ہو۔

شعر نمبر:4

آج غفلت بھی ہے ان آنکھوں میں پہلے سے سوا
آج ہی خاطرِ بیمار شکیبا بھی نہیں

حل لغت

غفلت: لاپروائی۔ سَوا: زیادہ، بڑھ کر۔ خاطرِ بیمار: بیمار دل، پریشان دل۔ شکیبا: بردبار، تحمل مزاج

مفہوم: آج ان کی آنکھوں میں پہلے سے زیادہ لاپروائی ہے اور آج ہی بیمار دل کو صبر نہیں ہے۔

تشریح: شاعر کہتا ہے کہ آج میرے محبوب کی آنکھوں میں میرے لیے بے رخی پہلے سے بڑھ کر ہے۔ پہلے بھی میرا محبوب مجھ پر نظرِ التفات نہیں کرتا تھا مگر آج تو اس کی بے رخی بہت بڑھی ہوئی ہے۔ آج تو میرا محبوب کچھ زیادہ ہی غصے میں دکھائی دیتا ہے اور اس پر یہ مصیبت ہے کہ آج میرا دل بھی کچھ زیادہ ہی پریشان ہے۔ آج میرے دل سے بھی صبر نہیں ہو رہا ہے۔ دل کو کسی کروٹ

http://www.office.com.pk

سکون ہی نہیں آ رہا۔ میرا دل محبوب کی بے رخی پر صبر کرنے کا عادی ہو چکا تھا، مگر آج تو محبوب بھی بے رخی برتنے میں بہت آگے بڑھ چکا ہے۔ چاہیے تو یہ تھا کہ میرا دل اس بات پر صبر کرتا مگر دل کو تو آج صبر و تحمل کا یارا ہی نہیں۔ آج ہی کوئی ایسی بات ہوئی ہے کہ دل کو صبر نہیں آ رہا۔

شعرنمبر:5 رنگ وہ فصلِ خزاں میں ہے کہ جس سے بڑھ کر
شانِ رنگینیٔ حُسن چمن آرا بھی نہیں

حل لغت

فصلِ خزاں: پت جھڑ کا موسم۔ شان: عزت۔ حسن: خوب صورتی۔ چمن آرا: باغ کو سنوارنے والا، باغباں، مالی

مفہوم: پت جھڑ کے موسم میں بھی وہ رنگ و روپ ہے کہ باغ میں مالی نے بھی ایسی سجاوٹ نہ کی ہو گی۔

تشریح: شاعر کہتا ہے کہ اس نے اپنی زندگی سے سمجھوتا کر لیا ہے۔ کہتا ہے کہ مجھے اپنی زندگی کا ہر روپ پیارا لگتا ہے کیوں کہ وہ مجھ سے منسلک ہے۔ میں مانتا ہوں کہ میری زندگی خزاں رسیدہ ہے۔ اس میں دکھ ہی دکھ بھرے ہوئے ہیں۔ اس میں ایسی کوئی بات نہیں ہے جو دل کو لبھا سکے مگر میں اس پر بھی خوش ہوں کیوں کہ یہ زندگی میری اپنی ہے۔ مالی باغ میں پھولوں کی حفاظت کرتا ہے۔ باغ کی تزئین و آرائش کا کام کرتا ہے۔ وہ چمن کو حسن بخشتا ہے۔ باغ دیکھنے والوں کو خوب صورت لگتا ہے۔ دیکھنے والے باغ کی تعریف کرتے ہیں کہ باغباں نے باغ کی خوب سجاوٹ کی ہے مگر مالی اس باغ کو اپنا نہیں کہہ سکتا کیوں کہ باغ کا مالک کوئی اور ہوتا ہے جب کہ مجھے اپنی خزاں رسیدہ زندگی زیادہ اچھی لگتی ہے کیوں کہ یہ میری اپنی ہے۔

http://www.office.com.pk

شعر نمبر:6 بات یہ ہے کہ سکونِ دلِ وحشی کا مقام
کنجِ زنداں بھی نہیں وسعتِ صحرا بھی نہیں

حل لغت

سکون: اطمینان، تسلی۔ وحشی: بدتہذیب: غیر مہذب۔ مقام: مرتبہ، رتبہ۔ کنج: کونا، نکڑ۔ زنداں: قید خانہ۔ وسعت: پھیلاؤ، کشادگی

مفہوم: بات یہ ہے کہ دل جیسے وحشی کے سکون کا مقام نہ تو قید خانے کے کسی کونے میں ہے اور نہ ہی ریگستان کی کشادگی میں۔

تشریح: شاعر کہتا ہے کہ انسان کو اس دنیا میں دل کا سکون میسر نہیں آتا ہے۔ انسان ساری زندگی سکون کے لیے تگ و دو کرتا ہے۔ محنتِ شاقہ سے کام لیتا ہے مگر اسے سکون کی دولت نہیں ملتی ہے۔ نہ تو الگ تھلگ رہنے سے انسان پرسکون ہوسکتا ہے اور نہ ہی میلے ٹھیلے میں۔ سکون صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی یاد میں ہے۔ اپنے دل کو اللہ تعالیٰ کی یاد سے آباد رکھا جائے تب ہی انسان سکون کی دولت سے مالا مال ہوسکتا ہے۔ اس کے علاوہ انسان کو دنیا کے کسی گوشے میں سکون جیسی دولت میسر نہیں آ سکتی۔ شاعر کہتا ہے کہ دل ایک ایسا وحشی ہے جو تہذیب سے نا آشنا ہے۔ اس کی فطرت میں بے چینی کا عنصر غالب رہتا ہے۔ یہ ہر وقت بے چین ہوتا ہے۔ چین حاصل کرنے کے لیے ایک ہی کام ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کی یاد کو اپنے دل میں بسا لے۔

شعر نمبر:7 ہم اسے منہ سے بُرا تو نہیں کہتے کہ فراقؔ
دوست تیرا ہے مگر آدمی اچھا بھی نہیں

حل لغت

برا کہنا: اچھا نہ سمجھنا۔ دوست: یار، حبیب، رفیق

مفہوم: اے فراقؔ ہم اسے منہ سے برا تو نہیں کہتے تیرا دوست ہے اس لیے اچھا سمجھتے

http://www.office.com.pk

ہیں مگر وہ آدمی اچھا نہیں ہے۔

تشریح: یہ بھی معرفت کا شعر ہے۔ اس مقطع میں فراقؔ گورکھ پوری اپنے آپ سے مخاطب ہو کر کہہ رہے ہیں کہ میں اپنے منھ سے اپنے آپ کو برا نہیں کہتا حالانکہ مجھ میں سیکڑوں برائیاں ہیں۔ بے شک میں کوئی اچھا آدمی نہیں ہوں لیکن اس کے باوجود اللہ تعالیٰ کے وجود پر یقین رکھتا ہوں اور اسے اپنا رب اور دوست مانتا ہوں۔ اگرچہ میرے اعمال اچھے نہیں ہیں لیکن چونکہ میں اللہ تعالیٰ کو دوست رکھتا ہوں اس لیے اپنے آپ کو برا کہنے کا حوصلہ نہیں ہے۔ کوئی کیا کہے گا کہ ہوں تو میں اللہ تعالیٰ کا دوست اور برا بنوں۔ اس لیے میں اپنے آپ کو اپنے ہی منھ سے بُرا نہیں کہہ سکتا۔

حلِ مشقی سوالات

1- مندرجہ ذیل سوالات کے جواب تحریر کیجیے:

(الف) فراق گورکھ پوری کی شاملِ نصاب غزل ان کے کس مجموعے سے لی گئی ہے؟

جواب: یہ غزل فراق گورکھ پوری کے مجموعہ کلام ''شبنمستان'' سے لی گئی ہے۔

(ب) شاعر نے سر اور دل میں کس چیز کی کمی کا ذکر کیا ہے؟

جواب: شاعر نے کہا ہے کہ سر میں عشق کا جنون ختم ہو گیا ہے اور دل میں آرزو باقی نہیں رہی ہے۔

(ج) شاعر کو کسی کی یاد کتنے عرصے سے نہیں آئے؟

جواب: شاعر کو ایک مدت سے کسی کی یاد نہیں آئی۔

(د) شعری اصطلاحات کے حوالے سے اس غزل کی ردیف کیا ہے؟

جواب: شعری اصطلاحات کے حوالے سے اس غزل کی ردیف ''بھی نہیں'' ہے۔

http://www.office.com.pk

2- آپ حسرت موہانی کی غزل کی مشق میں مطلع اور مقطع کے بارے میں پڑھ چکے ہیں، اس کی روشنی میں درج ذیل سوالات میں سے درست جواب پر نشان (✓) لگائیں:

(الف) درج ذیل شعر قواعد کے لحاظ سے کیا ہے؟

سر میں سودا بھی نہیں دل میں تمنا بھی نہیں
لیکن اس ترکِ محبت کا بھروسا بھی نہیں

(i) غزل کا پہلا شعر (ii) غزل کا آخری شعر
(iii) مطلع (iv) مقطع

(ب) ہم اسے منھ سے برا تو نہیں کہتے کہ فراقؔ
دوست تیرا ہے مگر آدمی اچھا بھی نہیں

یہ شعر قواعد کی رو سے کیا ہے؟

(i) مطلع (ii) مقطع
(iii) عام شعر (iv) آخری شعر

(ج) اس غزل میں ردیف کیا ہے؟

(i) تمنا، بھروسا (ii) نہیں
(iii) بھی نہیں (iv) غیر مردّف ہے

(د) اس غزل میں شکیبا، اچھا، ایسا قواعد کی رو سے کیا ہیں؟

(i) قافیے (ii) ردیف
(iii) فعل (iv) استعارہ

جواب

نمبر	جواب	نمبر	جواب	نمبر	جواب	نمبر	جواب
(الف)	(iii)	(ب)	(ii)	(ج)	(iii)	(د)	(i)

http://www.office.com.pk

-3 فراق گورکھ پوری کی اس غزل کا کون سا شعر آپ کو زیادہ پسند ہے؟ وجہ بھی لکھیں۔

جواب: مجھے فراق گورکھ پوری کی اس غزل میں سے یہ شعر سب سے زیادہ پسند آیا ہے

ایک مدت سے تری یاد بھی آئی نہ ہمیں
اور ہم بھول گئے ہوں تجھے، ایسا بھی نہیں

اس کو پسندیدگی کی وجہ یہ ہے کہ انسان اپنی کاموں میں کھویا رہتا ہے لیکن اس کے باجود اس کے دل سے اللہ تعالیٰ کی یاد محو نہیں ہوتی۔ یہ معرفت کا شعر ہے اسی لیے مجھے یہ زیادہ پسند آیا ہے۔

-4 فراق کی غزل کے متن کو ذہن میں رکھ کر درست جواب پر نشان (✓) لگائیں:

(الف) سر میں سودا بھی نہیں دل میں

(i) دردِ دل بھی نہیں (ii) چاہت بھی نہیں
(iii) تمنا بھی نہیں (iv) اُمنگ بھی نہیں

(ب) سکونِ دلِ وحشی کا مقام کہاں نہیں؟

(i) کنجِ زنداں میں (ii) وسعتِ صحرا میں
(iii) زمیں میں (iv) کہیں نہیں

(ج) شاعر کو محبوب کی یاد کب سے نہیں آئی؟

(i) ایک ماہ سے (ii) ایک سال سے
(iii) ایک مدت سے (iv) ایک عرصے سے

(د) مقطعے میں کسے برا نہ کہنے کا ذکر کیا گیا ہے؟

(i) محبوب کے دوست کو (ii) رقیب کو
(iii) اپنے دوست کو (iv) جو بُرا لگے

(الف)	(iii)	(ب)	(iv)	(ج)	(iii)	(د)	(iii)

-5 مصرعے مکمل کریں:

ایک مدت سے تری یاد بھی آئی نہ ہمیں
یوں تو ہنگامے اٹھاتے نہیں دیوانۂ عشق
آج غفلت ان آنکھوں میں ہے پہلے سے سوا

بات یہ ہے کہ سکونِ دلِ وحشی کا مقام
دوست تیرا ہے، مگر آدمی اچھا بھی نہیں

6- غزل کے پہلے اور دوسرے شعر کی تشریح کریں۔

جواب: دیکھیے تشریح

7- درج ذیل الفاظ و تراکیب کے جملے بنائیے:

سودا، بھروسا، دیوانۂ عشق، ترکِ محبت، شکیبا، غفلت

الفاظ و تراکیب	جملوں میں استعمال
سودا	جس کے سر میں عشق کا سودا سما جائے پھر نہیں نکلتا۔
بھروسا	اللہ تعالیٰ پر بھروسا کرنے والا کبھی ناکام نہیں ہوتا۔
دیوانۂ عشق	مجنوں ایسا دیوانۂ عشق تھا کہ اسے لیلیٰ کے علاوہ اور کچھ نہیں سوجھتا تھا۔
ترکِ محبت	جب تیرا حکم ہوا ترک محبت کر دی دل اس پہ مگر وہ دھڑکا کہ قیامت کر دی
شکیبا	وہ مصائب میں گھر کر بھی ہمیشہ شکیبا ہی رہا۔
غفلت	پڑھائی سے غفلت برتنے والے طالب کبھی کامیاب نہیں ہوتے۔

سرگرمیاں

1- فراق کی اس غزل کو زبانی یاد کریں اور کاپی میں خوش خط لکھیں۔

جواب: طلبہ اس نظم کو زبانی یاد کریں اور اپنی کاپیوں پر لکھ کر اپنے استاد صاحب کو دکھائیں۔

2- ہر طالب علم کسی غزل سے اپنی پسند کے دو شعر سنائے۔

جواب: میرے پسندیدہ شعر

جہاں میں اہلِ ایماں صورتِ خورشید جیتے ہیں
اِدھر ڈوبے اُدھر نکلے اُدھر ڈوبے اِدھر نکلے

http://www.office.com.pk

تو شاہیں ہے پرواز ہے کام تیرا
تیرے سامنے آسماں اور بھی ہیں

3- طلبہ کے درمیان جماعت کے کمرے میں بیت بازی کا مقابلہ کروایا جائے۔

جواب: اساتذہ کرام بچوں کے درمیان بیت بازی کا مقابلہ کروائیں۔

اساتذہ کرام کے لیے

1- طلبہ کے سامنے مردّف اور غیر مردّف غزل کی وضاحت کریں۔

جواب: ایسی غزل جس کے مطلع کے دونوں مصرعوں میں اور باقی اشعار کے ہر دوسرے مصرعے میں ایک یا ایک سے زیادہ لفظ بار بار آئیں تو انھیں ردیف کہا جاتا ہے جیسے فراق گورکھ پوری کی اس غزل میں ''بھی نہیں'' ردیف ہے۔ جس غزل میں ردیف ہو اسے مردف غزل کہتے ہیں۔ اگر کسی غزل کے آخر میں صرف قافیہ ہو اور کوئی ردیف نہ ہو تو ایسی غزل کو غیر مردف غزل کہتے ہیں جیسے یہ شعر

کوئی اپنا ہے یا کوئی پرایا
ملا ہے درد جس سے دل لگایا
ملے کانٹے محبت بھی گلوں سے
عجب یہ معجزہ ہے اے خدایا

2- طلبہ کو مقطع اور آخری شعر کا فرق سمجھائیں۔

جواب: غزل کے آخری شعر کو، جس میں شاعر اپنا تخلص استعمال کرتا ہے، مقطع کہتے ہیں۔ اگر تخلص موجود نہ ہو تو وہ شعر مقطع نہیں ہوگا، بلکہ آخری شعر ہوگا۔

3- طلبہ کو بتایا جائے کہ غزل دیگر اصناف شعر کے مقابلے میں اپنی سادگی، سلاست، شستگی اور ایجاز و اختصار کی وجہ سے ہر دور میں مقبول رہی ہے۔

جواب: غزل ایک ایسی صنفِ سخن ہے جس کا آغاز تو نثر کے بعد ہوا مگر اس نے بہت جلد ترقی کی منازل طے کر لیں۔ دوسری اصنافِ سخن کے مقابلے میں غزل کو زیادہ پسند کیا جانے لگا کیوں کہ اس کے لیے نہ تو موضوع کی کوئی قید تھی اور نہ ہی بحر وغیرہ کی کوئی پابندی تھی۔ نظم کے مقابلے میں غزل اس لیے زیادہ پسند کی

http://www.office.com.pk

گئی کہ پوری نظم ایک ہی مرکزی خیال کے گرد گھومتی ہے جب کہ غزل کا ہر شعر اچھوتا، نرالا اور الگ ہوتا ہے۔ ایک ہی غزل میں کئی کئی مضمون پیش کیے جا سکتے ہیں۔

اہم معروضی سوالات

سبق کے متن کو مدِ نظر رکھتے ہوئے درست جواب کی (✓) سے نشان دہی کریں۔

(الف) شاعر کو بھروسا نہیں ہے:

(i) ترکِ محبت کا (ii) اپنے دوستوں کا
(iii) وقت کا (iv) زمانے کا

(ب) یوں تو ہنگامے نہیں اٹھاتے ہیں:

(i) شریف لوگ (ii) بزدل لوگ
(iii) دیوانۂ عشق (iv) بچے

(ج) آج غفلت پہلے سے سوا ہے:

(i) دوستوں میں (ii) کاموں میں
(iii) ہر کسی میں (iv) آنکھوں میں

(د) سکونِ دلِ وحشی کا مقام ہے:

(i) صحرا کی وسعت میں (ii) کنجِ مزار میں
(iii) دیارِ غیر میں (iv) کہیں بھی نہیں

(ہ) ہم اسے برا نہیں کہتے:

(i) تنہائی میں (ii) منھ سے
(iii) سب کے سامنے (iv) دل سے

(الف)	(i)	(ب)	(iii)	(ج)	(iv)	(د)	(iv)
(ہ)	(ii)						

http://www.office.com.pk